ماہنامہ
ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان کا
چانن
کسان، مزدور عورتوں اور مردوں کی آواز
فار پرائیویٹ سرکولیشن
صرف ممبران کے لیے
ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ، پاکستان
جلد11 ● شمارہ 12 ● ماگھ۔پھاگن ● جنوری۔فروری 2016ء

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی لاہور میں آواز فورم کا طلبہ وطالبات کے ہمراہ پشاور سکول کے شہداء کی یاد میں ایک اکٹھ

قیام امن کے لئے ہمیں انصاف اور ایمانداری کو فروغ دینا ہوگا۔عرفان مفتی

رپورٹ: کوثر پروین

فروری 2016ء کو یونین کونسل کینٹ لاہور میں امن کو فروغ دینے کے لیے آواز پروگرام کے تحت " امن ممکن ہے " کے نام سے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں مقامی مرد و خواتین، یونین کونسل کے چیئرمین، مذہبی رہنما، سول سوسائٹی کی تنظیموں کے نمائندگان، سکولوں کے اساتذہ، طلباء اور طالبات اور سیپ پاکستان سے ڈپٹی ڈائریکٹر عرفان مفتی نے شرکت کی ۔ اس پروگرام کے درج ذیل مقاصد تھے ☆مسلمان اور مسیح کمیونٹی کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنا۔☆ علاقے میں تناؤ کی صورتحال کم کرنا۔☆ مختلف مذاہب اور فرقے کے لوگوں کے لئے ایسا ماحول پیدا کرنا کے وہ اکٹھے بیٹھ کر امن کے فروغ کے لیے نا صرف بات کر سکیں بلکہ قیام امن کو ممکن بنانے کے لیے مشترکہ کوشش بھی کریں۔ پروگرام کے آغاز میں تنویر حیدر نے شرکاء کو خوش آمدید کہا اور پروگرام کے مقاصد بتائے۔ اس کے بعد سکول کے بچے اور بچیوں نے امن کے گیت پر ایک خاکہ پیش کیا جس کو حاضرین نے بے حد سراہا۔ اس کے بعد تنویر نے یونین کونسل کے چیئرمین عاشر کو امن کے بارے میں خیالات کے اظہار کی دعوت دی۔ عاشر صاحب نے بات کرتے ہوئے کہا کہ "یقیناً امن ممکن ہے بس امن کی کوشش اپنے آپ سے اور اپنے گھر سے شروع کرنی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم میں اس وقت بگاڑ پیدا ہوتا جب ہم ایک دوسرے کو بڑا یا چھوٹا سمجھنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی ہے کہ کسی کو اس کے مذہب یا اس کی ذات کی وجہ سے نہ پہچانیں اور نہ ہی اس کو کسی قسم کی تنقید کا نشانہ بنائیں تب ہی امن ممکن ہو سکے گا اور اس کوشش میں ہم سب کو ایک دوسرے کا سنجیدگی سے ساتھ دینا ہوگا"۔ ان کے بعد چرچ کے پادری شوکت نے بات کرتے ہوئے کہا کہ " دنیا کے تمام مذاہب امن اور محبت کی تعلیم دیتے ہیں۔ کوئی مذہب بھی ایک دوسرے کو نفرت کرنا نہیں سکھاتا اور انسان کے قتل کی شدید مذمت کرتا ہے۔ ہم سب انسان ہیں اور انسانوں میں کوئی بڑا یا چھوٹا نہیں ہوتا۔ اگر سب انسان برابر ہیں تو ان کے حقوق بھی ایک جیسے ہیں چنانچہ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔ اور رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہیے"۔ ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان سے سہیل صاحب نے امن کے فروغ پر بات کرتے ہوئے کہا کہ " آواز پروگرام نے ہمیں ایک اچھا موقع فراہم کیا ہے کہ ہم سب اکٹھے ہو کر نا صرف اپنے مشترکہ حقوق کی بات کر سکیں بلکہ ہم اپنے محلوں اور علاقوں میں موجود نفرتوں اور غلط فہمیوں کو دور کر سکیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سب ایک دوسرے کے خلاف پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں اور امن قائم کرنے والے رویوں کو فروغ دیں"۔ ان کے بعد تنویر حیدر نے عرفان مفتی کو دعوت دی کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ عرفان مفتی نے بات کرتے ہوئے کہا کہ " ان کو بہت خوشی ہے کہ یہاں پر کافی تعداد میں لوگ امن کی بات کرنے، امن کی بات سننے اور امن کو فروغ دینے کے لیے جمع ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اگر اتنی بڑھی تعداد میں لوگ امن پھیلانے کے خواہش مند ہیں تو مجھے یقین ہے کہ مثبت تبدیلی آئے گی اور اس تبدیلی کا فائدہ ہم سب کو ہوگا۔ انھوں نے پنجاب اور پاکستان کی تاریخ پر تفصیل سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ ہم لوگوں کی تاریخ کوئی عام تاریخ نہیں اور نہ ہی ہم لوگ کوئی بدنام لوگ ہیں ہم لوگ بہت محنت کش اور تخلیقی لوگ ہیں آج سے بہت سال پہلے یہاں کی بنائی ہوئی چیزوں کو دنیا بھر سے لوگ دیکھنے آتے تھے۔ انھوں نے ہڑپہ، موہنجوداڑو اور ٹیکسلا کی مثالیں بھی دیں کہ آج سے پانچ ہزار سال پہلے کی تاریخ بھی ہمیں یہ بتاتی ہے کہ ہم لوگ بہت مہذب لوگ تھے، یہ اسی سرزمین کے لوگ تھے جنہوں نے ہڑپہ میں اتنے برس پہلے ٹاؤن پلاننگ کے تحت عمارتیں بنائیں، بنیادی طور پر یہاں کے باسی سکون کی زندگی گزارنے والے محنتی لوگ تھے۔ ٹیکسلا میں یونیورسٹی بنائی گئی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم لوگ کوئی دہشت گرد قوم نہیں نا ہی کسی پر حملہ کرنے والے لوگ ہیں ہم لوگوں میں سے کبھی کسی نے کسی ملک کی عوام کو قتل نہیں کیا نا ہی کسی ملک پر جا کر قبضہ کیا ہم لوگوں نے کبھی کسی کو نہیں لوٹا۔ ہم لوگ پڑھے لکھے اور مہذب لوگ تھے ۔ جو محنت کرتے تھے اور اپنی محنت سے اپنے علاقے میں ترقی اور خوشحالی لاتے تھے اور اس خوشحالی سے لوگ بھی فائدہ اٹھاتے تھے ایسا نہیں تھا کہ ہماری ترقی سے کسی دوسرے ملک کو نقصان پہنچا ہو۔ اگر ہم لوگوں کی تاریخ اتنی پر امن ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم امن پسند لوگ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ایسا کیا ہے جس کی وجہ سے ہم بدنام ہو رہے ہیں اور ہمارے گھروں، محلوں اور ملک کا سکون کا تباہ ہو رہا ہے ۔ہم قاتل اور دہشت گردوں کے نام سے بدنام ہو گئے ہیں۔ ہمارے بچے تعلیم حاصل کرنے سکولوں میں جاتے ہیں اور ان پر دہشت گرد حملہ کر دیتے ہیں ۔ ہماری تاریخ تو ہمیں یہ بتاتی ہے کہ لوگ ایسے نہیں ہیں۔ مگر پھر یہ کون لوگ ہیں جو ہم میں رہتے ہیں اور ہم جیسے نہیں ہیں بلکہ ان کا کام ہماری ترقی کو روکنا اور ہمیں الگ کرنا ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہماری ترقی پسند نہیں جن کو یہ قبول نہیں کہ ہم اکٹھے ہو کر امن سے رہ سکیں۔ کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ اگر ہم اکٹھے ہو گئے تو ہم بہت طاقت ور ہو جائیں گے ۔ چنانچہ ایسے حالات میں ہمیں ایسے لوگوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے جو ہمیں توڑنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہمیں لڑواتے ہیں ۔ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ کونسے عناصر ہیں جو ہمارے امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دو چیزوں کے بغیر امن ہر گز ممکن نہیں۔ نمبر ایک انصاف جس کے بنا امن کا تصور ناممکن ہے چنانچہ ہمیں انصاف کی روایات کو فروغ دینا ہوگا۔ دوسری چیز ایمانداری ہے جس کے بغیر ہم لوگ آگے نہیں بڑھ سکتے ۔انھوں نے کہا کہ جس جگہ انصاف اور ایمانداری نہ ہو وہاں پر امن بھی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہمیں ایمانداری اور انصاف کو پہلے فروغ دینا ہے تب ہی ہم امن کو بحال کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انھوں نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا کہ یاد رکھیے کہ ایمانداری اور انصاف اپنے آپ سے شروع ہوتا ہے۔ انصاف اور ایمانداری سے کام لیجیے ،انصاف کرنے اور ایماندار رہنے میں دوسرے لوگوں کی مدد بھی کیجیے ۔اس کے بعد سکول کے بچوں نے " پھر ایک امن " کے گانے پر خاکہ پیش کیا جس کو لوگوں بہت پسند کیا۔ عرفان صاحب نے بچوں میں انعامات تقسیم کیے۔ پروگرام کے آخر میں سب لوگوں نے امن کی فاختائیں اس عہد کے ساتھ کہ ہم امن کو ممکن بنائیں گے اور امن کی کوششوں میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے، فضا میں اڑائیں۔

چوتھا سالانہ سیف روہی تعلیمی وثقافتی امن میلہ

تحریر: عمران عاشر، روہی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن
نظر ثانی: اسد عباس شاکر

گزشتہ دنوں ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان کے تعاون سے روہی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن راجن پور کے زیر اہتمام چوتھا سالانہ سیف روہی تعلیمی وثقافتی امن میلہ بمقام آفس روہی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن فاضل پور ضلع راجن پور منعقد کیا گیا جس میں سینکڑوں کی تعداد میں مرد و خواتین نے شرکت کی ۔گزشتہ امن میلوں کی طرح اس مرتبہ بھی ضلع راجن پور میں اپنی نوعیت کا واحد میلہ روایتی جوش وخروش سے شروع ہوا جس میں ضلع راجن پور کی تمام سول سوسائٹی کی تنظیموں، سرکاری حکام، مذہبی وسیاسی رہنما، طلبہ اور پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض وسیب ٹی وی چینل کے معروف پروڈیوسر عارف ملغانی نے ادا کئے ۔ میلہ کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلام پاک سے کیا گیا۔ جس کے بعد برصغیر کے عظیم صوفی شاعر و دانشور خواجہ غلام فریدؒ کی کافی ضلع راجن پور کے معروف گلوکار اعظم عادل نے پڑھی جس پر میلہ میں شریک لوگوں نے خوب دھمال سجائی۔ "تعلیم میرا حق ہے" کے حوالے سے کنٹری سکول فاضل پور کی طرف سے یوتھ اسمبلی پیش کی گئی۔ جس پر موجود سینکڑوں افراد نے کھڑے ہو کر پر جوش انداز میں تالیاں بجا کر طلبہ کو داد دی ۔سکول کے بچوں نے امن کے فروغ پر مبنی ٹیبلو امن گیت " مجھے بچوں کو پڑھانا ہے " پیش کیا جس نے میلہ میں موجود شرکاء کو بے حد متاثر کیا۔ ایگزیکٹو ڈائریکٹر روہی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن راجن پور پروفیسر نصر اللہ مستوئی نے سیف روہی تعلیمی وثقافتی امن میلہ میں شرکاء کا استقبال کرتے ہوئے گزشتہ میلوں کے بارے میں بتایا کہ " ہم سیف خان مستوئی (مرحوم) کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں انشااللہ وہ دن دور نہیں کہ جب ہمارے خطہ میں جہالت ،غربت اور پسماندگی میں خاطر خواہ کمی آئے گی"۔ عمران عاشر (لائیولی ہڈ آفیسر روہی تنظیم) نے پروگرام امن و ذریعہ معاش کے استحکام PLRP کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ " اس پروگرام کے تحت ضلع راجن پور کی دو یونین کونسلوں واہ لشاری اور رکھ فاضل پور میں عرصہ چار سال سے علاقہ کی فلاح و بہبود کے لیے کام ہو رہا ہے۔ اس میں گاؤں کی سطح پر دس تنظیمیں اور امن کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جو اپنی مدد آپ کے تحت معاشی و معاشرتی مسائل کا حل باہمی مشاورت و معاونت سے کرتے ہیں۔ جس کی بدولت آج ہماری خواتین ہمارے شانہ بشانہ کھڑی ہیں جو کہ اس پروگرام کی کامیابی ہے"۔ ساؤتھ ایشیاء پارٹنر شپ پاکستان کے ریجنل پروگرام کو آرڈینیٹر اسد عباس شاکر نے اپنی گفتگو میں کہا کہ " حکومت کو بڑھتی ہوئی تعداد میں سکولوں سے باہر بچوں اور سکولوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ الف اعلان کے اعداد وشمار کے مطابق پنجاب میں اِس وقت 5 تا 16 سال تک کے سوا کروڑ سے زائد بچے سکول نہیں جاتے۔ حقِ تعلیم کی طرح حقِ صحت سے بھی کروڑوں لوگ محروم ہیں۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو اپنی ترجیح بنائے اور ان پر وسائل خرچ کرے ۔ پائیدار امن کے لئے ضروری ہے کہ انصاف ہو اور لوگوں کو ان کے حقوق ملیں۔ لوگوں کو حقوق کا شعور دینے کے لئے سیپ پاکستان نے 1989 میں جدو جہد کا آغاز کیا اور اس سلسلے میں سینکڑوں تنظیموں کو اِسی سمت میں تربیت دی تا کہ یہ اپنے اپنے علاقوں میں باشعور سماج کے لئے جدو جہد کر سکیں۔ ان اداروں میں ایک روہی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن ہے"۔ انہوں نے کہا کہ " سیپ پاکستان روہی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر ضلع راجن پور کی تعمیر و ترقی کے لیے پہلے بھی کام کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی علاقے کے مسائل کے حل اور تعمیر و ترقی میں گراں قدر خدمات سرانجام دیتا رہے گا"۔ اس موقع پر معزز مہمانان گرامیوں میں سے سئیں عاشق حسین بزدار، یعقوب خان شیروانی، پروفیسر نذیر احمد سکھانی، انجینئر امجد فاروق نے اپنے خطاب میں تعلیم، امن اور میڈیا کے کردار کے عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی ۔ سیف روہی تعلیمی وثقافتی امن میلہ میں شعراء نذیر احمد فیض، عاشق بزدار، اسحاق دانش اور جاوید آصف نے سرائیکی مشاعرہ پیش کیا اور خوب داد پائی۔ سیف روہی تعلیمی وثقافتی امن میلہ میں ضلع راجن پور کی مختلف تنظیموں نے نمائشی ،ثقافتی و ادبی اسٹالز لگائے ۔ بابا جی پروڈکشن کی جانب سے خواتین کے حقوق اور امن پر مبنی اصلاحی ڈرامہ پیش کیا جسے خوب پسند کیا گیا۔ ملتان سے گلوکارہ چاہت جہاں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا جو اپنی نوعیت کا بہترین پروگرام ثابت ہوا۔ میلہ کے اختتام پر تمام بچوں نے اسٹیج پر آ کر اپنے پیارے وطن پاکستان کی ترقی ،خوشحالی، تعلیم اور امن کے لیے خصوصی دعائیں کی۔ اس کے ساتھ ہی چوتھا سالانہ سیف روہی تعلیمی و ثقافتی امن میلہ اپنے اختتام کو پہنچا۔